Lesson 1: Ale Imraan (Ayaat 1 - 13): Day 125 سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

الٓمّٓ ⓵ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ⓶ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ

الٓمّٓ	اللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الۡحَیُّ	الۡقَیُّوۡمُ	نَزَّلَ	عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ
الف ۔ لام ۔ میم	اللہ	نہیں کوئی	معبود	مگر	وہ	زندہ ہے	سب کا تھامنے والا	اتاری	اوپر تیرے	کتاب

الٓمّٓ ⓵ اللہ (جو معبود برحق ہے) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ، ہمیشہ رہنے والا ⓶ اُس نے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم

بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ⓷

بِالۡحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیۡنَ یَدَیۡهِ	وَاَنۡزَلَ	التَّوۡرٰىةَ	وَالۡاِنۡجِیۡلَ
ساتھ حق کے	سچا کرنے والی	واسطے اس چیز کے کہ	آگے اس کے ہے	اور اتاری	توریت	اور انجیل

پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل نازل کی ⓷

مِنۡ قَبۡلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا

مِنۡ	قَبۡلُ	هُدًی	لِّلنَّاسِ	وَاَنۡزَلَ	الۡفُرۡقَانَ	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا
اس سے	پہلے	راہ دکھانے والی	واسطے لوگوں کے	اور اتارے	معجزے	بیشک	جو لوگ کہ	کافر ہوئے

(یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے (تورات اور انجیل اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا ہے نازل کیا۔ جو لوگ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ⓸ اِنَّ

بِاٰیٰتِ	اللّٰهِ	لَهُمۡ	عَذَابٌ	شَدِیۡدٌ	وَاللّٰهُ	عَزِیۡزٌ	ذُو انۡتِقَامٍ	اِنَّ
ساتھ نشانیوں	اللہ کے	واسطے انکے	عذاب ہے	سخت	اور اللہ	غالب ہے	بدلہ لینے والا	بیشک

اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اُن کو سخت عذاب ہوگا۔ اور اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے ⓸ اللہ (ایسا

اللّٰهَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡهِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ⓹ هُوَ الَّذِیۡ

اللّٰهَ	لَا	یَخۡفٰی	عَلَیۡهِ	شَیۡءٌ	فِی	الۡاَرۡضِ	وَلَا	فِی	السَّمَآءِ	هُوَ	الَّذِیۡ
اللہ	نہیں	چھپی	اوپر اس کے	کوئی چیز	بیچ	زمین کے	اور نہ	بیچ	آسمان کے	وہی ہے	جو

خبیر وبصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں ⓹ وہی تو ہے جو (ماں

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

يُصَوِّرُكُمْ	فِي	الْاَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَآءُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِيْزُ
صورتیں بناتا ہے تمہاری	بیچ	رحموں کے	جیسی	چاہے	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	غالب ہے

(ماں کے) پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اُس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت

الْحَكِيْمُ ۝٦ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

الْحَكِيْمُ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	مِنْهُ	اٰيٰتٌ	مُّحْكَمٰتٌ
حکمت والا	وہی ہے	جس نے	اتاری	اوپر تیرے	کتاب	اس کی بعض	آیتیں	محکم ہیں

کے لائق نہیں ۝٦ وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور)

هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ

هُنَّ	اُمُّ	الْكِتٰبِ	وَاُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	زَيْغٌ
وہ	جڑ ہیں	کتاب کی	اور اور ہیں	متشابہ	پس	وہ لوگ کہ	بیچ	ان کے دلوں کے	کجی ہے

وہی اصلِ کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا

فَيَتَّبِعُوْنَ	مَا	تَشَابَهَ	مِنْهُ	ابْتِغَآءَ	الْفِتْنَةِ	وَابْتِغَآءَ	تَاْوِيْلِهٖ	وَمَا
پس پیروی کرتے ہیں	اس چیز کی کہ	شبہ ڈالتی ہے	اس میں سے	واسطے چاہنے	گمراہی کے	اور واسطے چاہنے	اس کی حقیقت کے	اور نہیں

وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مُراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مُراد اصلی

يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ

يَعْلَمُ	تَاْوِيْلَهٗٓ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَالرّٰسِخُوْنَ	فِي	الْعِلْمِ	يَقُوْلُوْنَ	اٰمَنَّا	بِهٖ
جانتا	حقیقت اس کی	مگر	اللہ	اور مضبوط لوگ	بیچ	علم کے	کہتے ہیں	ایمان لائے ہم	ساتھ اسکے

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہِ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧ رَبَّنَا

كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ	رَبِّنَا	وَمَا	يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا	الْاَلْبَابِ	رَبَّنَا
ہر ایک	سے	نزدیک	رب ہمارے کے	اور نہیں	نصیحت پکڑتے	مگر	صاحب	عقل کے	اے رب ہمارے

یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں ۝٧ اے پروردگار

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج

لَا	تُزِغْ	قُلُوْبَنَا	بَعْدَ	اِذْ	هَدَيْتَنَا	وَهَبْ	لَنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	رَحْمَةً
نہ	کج کر	ہمارے دلوں کو	پیچھے اسکے کہ	جب	راہ دکھائی تو نے ہم کو	اور دے	ہم کو	سے	پاس اپنے	رحمت

جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	جَامِعُ	النَّاسِ	لِيَوْمٍ	لَّا	رَيْبَ
بیشک تو	تو ہی ہے	دے ڈالنے والا	اے رب ہمارے	بیشک تو	اکٹھا کرنیوالا ہے	لوگوں کو	اس دن کہ	نہیں	شک

عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ۝٨ اے پروردگار تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع

فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٩ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ

فِيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ تُغْنِيَ
بیچ اسکے	بے شک	اللہ	نہیں	خلاف کرتا	وعدہ کو	بے شک	جو لوگ کہ	کافر ہوئے	ہرگز نہ کفایت کرینگے

کر لے گا۔ بیشک اللہ خلافِ وعدہ نہیں کرتا ۝٩ جو لوگ کافر ہوئے (اُس دن) نہ تو ان کا مال ہی

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمْ

عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَلَآ	اَوْلَادُهُمْ	مِّنَ	اللّٰهِ	شَيْئًا	وَاُولٰٓئِكَ	هُمْ
ان سے	مال ان کے	اور نہ	اولاد ان کی	سے	اللہ	کچھ	اور یہ لوگ	وہی ہیں

اللہ (کے عذاب) سے اُن کو بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ہی (کچھ کام آئے گی)۔ اور یہ لوگ آتشِ (جہنم) کا

وَقُوْدُ النَّارِ ۝١٠ لا كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ لا وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط

وَقُوْدُ	النَّارِ	كَدَاْبِ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
ایندھن	آگ کے	جیسی عادت	لوگوں	فرعون کی	اور جو لوگ کہ	سے	تھے پہلے ان

ایندھن ہوں گے ۝١٠ اُن کا حال بھی فرعونیوں اور اُن سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط وَاللّٰهُ شَدِيْدُ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ
جھٹلایا انہوں نے	ہماری نشانیوں کو	پس پکڑا ان کو	اللہ نے	ساتھ ان کے گناہوں کے	اور اللہ	سخت

جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی تو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا اور اللہ سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى

الْعِقَابِ	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ	وَتُحْشَرُوْنَ	اِلٰى
عذاب کرنے والا ہے	کہہ	واسطے ان لوگوں کے کہ	کافر ہوئے	جلد ہی مغلوب ہو گے تم	اور اکٹھے کیے جاؤ گے	طرف

کرنے والا ہے ﴿۱۱﴾ (اے پیغمبر) کافروں سے کہہ دو کہ تم (دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف

جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۚ

جَهَنَّمَ	وَبِئْسَ	الْمِهَادُ	قَدْ	كَانَ	لَكُمْ	اٰيَةٌ	فِيْ	فِئَتَيْنِ	الْتَقَتَا
دوزخ کے	اور برا ہے	بچھونا	تحقیق	ہے	واسطے تمہارے	نشانی	بیچ	دو جماعت کے	کہ آپس میں ملیں

ہانکے جاؤ گے۔ اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۲﴾ تمہارے لیے دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے (قدرت اللہ کی عظیم الشان) نشانی تھی۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَاُخْرٰى	كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ
ایک جماعت	لڑتی ہے	بیچ	راہ	اللہ کے	اور دوسری	کافر تھی	دیکھتے تھے وہ کافر انکو	دو برابر اپنے کے	دیکھنا

ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا۔ اور دوسرا گروہ (کافروں کا تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دوگنا

الْعَيْنِ ۚ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

الْعَيْنِ	وَاللّٰهُ	يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً
آنکھ کا	اور اللہ	قوت دیتا ہے	ساتھ مدد اپنی کے	جس کو	چاہے	بیشک	بیچ	اس کے	البتہ نصیحت ہے

مشاہدہ کر رہا تھا اور اللہ اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔ جو اہلِ بصارت ہیں ان کے لیے

لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

لِّاُولِى الْاَبْصَارِ		
واسطے آنکھوں والے کے		

اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے ﴿۱۳﴾

سورت آلِ عمران کا خلاصہ:

قرآنِ پاک کی تیسری سورۃ ہے۔ مدنی سورت ہے۔ اس میں 200 آیات ہیں۔ قرآن پاک کی طویل ترین سورتوں میں دوسرے نمبر پر ہے۔ 3542 الفاظ ہیں۔ 15336 حروف ہیں۔

سورۃالبقرہ میں 286 آیات تھیں۔اُس میں 6031 الفاظ ہیں۔20ہزار حروف پر مشتمل ہے۔

قرآن پاک کے حروف کو 10 سے ضرب دیں تو اِتنی نیکیاں ملتی ہیں۔

قرآن پاک کا مزاج بہت علمی طرز کا ہے۔ جس موضوع پر زیادہ بات ہوتی ہے اُسی پر سورت کا نام ہے۔یا جس واقعہ میں کوئی خاص پیغام ہے اُسی پر سورت کا نام ہے۔ سورۃالبقرہ میں یہود کے روّیوں پر بات تھی اور یہ کہ بنی اسرائیل نہ صرف ظاہری بچھڑے کی پوجا کرنے لگتے ہیں بلکہ اپنی خواہشات کو بھی پوجتے ہیں۔

سورۃ آلِ عمران میں عمران کے گھرانے کی بات ہے۔ تاریخ میں دو عمران کا ذِکر ہے۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ کے والد کا نام عمران تھا۔ دوسرا مریمؑ کے والد کا نام بھی عمران تھا۔ یہ سورت پوری کی پوری عیسائیوں اور اُن کے نظریات کے بارے میں ہے۔ کیونکہ یہاں بی بی مریمؑ کا تفصیل سے ذِکر ہے اس لئے مفسرین کہتے ہیں کہ اس سورت میں جن عمران کا ذکر ہے وہ عیسیٰؑ کے نانا کا نام ہے۔

اس سورت کے اور بھی نام ہیں؛

- ذہرہ یعنی چمکتی ہوئی
- الکنز: خزانہ
- الاستغناء۔غنیٰ طلب کرنا
- سورۃالبقرہ اور سورۃ آلِ عمران کو ملالیں تو ان کا نام ہے ذھراوین دو چمکتی ہوئی سورتیں۔

ان دونوں سورتوں میں کئی چیزیں مشترک ہیں۔

قرآن کے شروع میں ہی یہ دو مدنی سورتیں ایک جوڑے کی صورت میں ہیں۔ دونوں میں گہری مماثلت ہے۔

سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران کی مشابہت کیسے ہے؟

1. دونوں الم سے شروع ہوتی ہیں۔
2. دونوں کے آغاز میں قران کی عظمت کی بات ہے۔
3. دونوں کے اختتام میں عظیم آیات ہیں۔ سورۃ البقرہ کے اختتام پر دعاؤں والی آیات ہیں۔ اسی طرح سورۃ آلِ عمران کے آخر میں بھی ایک جامع دعا آتی ہے۔ جو اللہ کے نبی ﷺ تہجد میں پڑھتے تھے۔
4. سورۃ البقرہ کی آخری آیات اللہ کے نبی سونے سے پہلے پڑھتے تھے اور سورۃ آلِ عمران کی آخری آیات تہجد میں۔
5. سورۃ البقرہ میں دو اُمّتوں کا ذِکر ہے۔ ایک بنی اسرائیل اور اُمتِ مُسلمہ۔

سورۃ آلِ عمران بھی دو اُمّتوں کا ذِکر ہے۔ اس میں نصاریٰ / عیسائی اور مسلمانوں کا ذِکر ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے سورۃ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دعا مانگی تو اللہ نے ہمیں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ دکھا دیا کہ کہ نہ تو ہمیں غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ یہود جیسا بننا ہے اور نہ ہی وَلَا الضَّآلِّيْنَ عیسائیوں کی تقلید کرنی ہے۔ یہود کل بھی تھوڑے تھے اور آج بھی کم ہیں لیکن ان کا اثر دنیا پر رہتا ہے۔ عیسائی اُس وقت نجران میں تھے۔

6. سورۃ البقرہ کا پہلا نصف یعنی شروع کے 18 رکوع تھے پھر دوسرے حصّے میں 22 رکوع تھے۔ سورۃ آلِ عمران کے بھی دو حصّے ہیں۔ یعنی کل 20 رکوع ہیں۔ 10 رکوع حصّہ اوّل ہے جس میں 101 آیات ہیں۔ دوسرے حصّے میں 10 رکوع اور 99 آیات ہیں۔ قران پڑھنے بیٹھیں تو غورو فکر کریں۔ اس پر تدبّر کریں۔ پورا فوکس ہو کر توجّہ دیں۔

7. سورۃ آلِ عمران میں بھی سورۃ البقرہ کی طرح مختلف موضوعات پر مبنی آیات ہیں۔ مثال؛ سورۃ آلِ عمران میں آیات 1 سے 32 تک تمہید ہے۔ سورۃ البقرہ کے شروع کے چار رکوع میں تمہید تھی۔ مومنین، مشرکین، فاسقین اور منافقین کا ذِکر تھا۔ یہاں نصاریٰ کی بات آئے گی۔ عیسیٰؑ کی آمد کی تفصیل۔

8. سورۃ آلِ عمران کا زیادہ حصّہ 3 ہجری میں غزوۂ اُحد کے بعد نازل ہُوا۔ عیسیٰؑ والا حصّہ 9 ہجری میں نازل ہُوا جب عرب کے جنوب میں یمن کی طرف ایک بستی نجران سے کچھ عیسائی مدینہ آئے۔ وہ حصّہ اُس وقت نازل ہوا۔ وہ ستّر سردار اور پادری نبی پاکؐ سے ملنے آئے۔ وہ بات نہیں مانے لیکن تردید بھی نہیں کی۔ سورۃ البقرہ میں 70 یہودی سرداروں کی بات ہوئی تھی۔

9. سورۃ البقرہ میں سود کی بات ہوئی تھی وہ بھی 9 ہجری میں نازل ہوئی تھیں۔

10. سورۃ البقرہ کی اکثر آیات غزوۂ بدر سے پہلے نازل ہوئیں اور سورۃ آلِ عمران کی اکثر آیات غزوۂ اُحد کے بعد نازل ہوئیں۔

11. سورۃ البقرہ کے رکوع نمبر 15 سے 18 تک ابراہیمؑ کا ذِکر تھا۔ سورۃ آلِ عمران میں بھی اسی مقام پر خانہ کعبہ کا ذِکر ہے۔

12. جہاں دونوں سورتوں کا آدھا ہوتا ہے وہاں اے ایمان والو کہہ کر مسلمانوں سے بات کی گئی ہے۔

13. قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اللہ کے خطبات ہیں۔ اس میں خوبصورت ترتیب ہے۔ سورۃ آلِ عمران میں نصف سے تقریباً 6 رکوع میں ترتیب سے غزوۂ اُحد کا ذِکر ہے۔ اگر غزوۂ اُحد پر مضمون لکھنا چاہیں تو یہاں 60 آیات میں ساری تفصیل ہے۔

14. دونوں سورتوں کا اختتام: آخری دو رکوع بہت اہم ہیں۔ ایمان کی جزئیات پر بات ہے۔ اسلام اور ایمان پر بات ہو گی۔

15. سورۃ البقرہ آیت 136 پر یہ بات ہوئی تھی۔ "(مسلمانو) کہدو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے (حکم) پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر بھی جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب (؈) اور اولادِ (یعقوب) کی طرف بھیجا گیا اور (اس حکم و معجزہ پر بھی) جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ اور انبیاء (؈) کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم ان (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اس (اللہ تعالیٰ) کے مطیع ہیں۔ (۱۳۶)

سورۃ آلِ عمران میں آیت 84 میں بھی یہی تذکرہ ملتا ہے۔ آپ فرما دیجئیے کے ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر جو ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور اولاد (یعقوب) کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو موسیٰ و عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے (اِس کیفیت سے کہ) ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں۔ (۸۴)

16. سورۃ البقرہ میں یہود پر مسکنت کی بات ہوئی سورۃ آلِ عمران میں نصاریٰ پر مسکنت کی بات ہوئی۔

17. قرآن کے شروع میں ذھراوین چمکتی سورتوں کا جوڑا اور اس کی آخری دو سورتیں معوذتین کا جوڑا۔

18. ترتیبِ نزول دیکھیں تو سورۃ البقرہ کے بعد سورۃ انفال نازل ہوئی تھی۔

19. ایک روایت کے مطابق: قیامت کے دن دونوں سورتیں ساتھ ساتھ ہونگی، بدلیوں کی طرح، پرندوں کے جھنڈ کی مانند۔ اور اپنے پڑھنے والوں پر سایہ کرینگی۔ ان کو دونور یعنی نورین بھی کہا جاتا ہے۔

20. حدیثؐ۔ ان دو سورتوں کو پڑھا کرو۔ ان کا پڑھنا فائدہ ہو گا۔ سفارش کرینگی اور مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ اور ان کو چھوڑنا باعث حسرت ہے۔

21. ایک اور روایت: ان دو سورتوں کو پڑھا کرو کیونکہ جادوگر اور اہلِ باطل اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ (جادو ٹونے سے بچائیں گی)

22. سورۃ البقرہ میں ہم نے انسانوں کے چار گروہوں کا تذکرہ پڑھا تھا۔ سورۃ آلِ عمران میں بھی چار گروہوں کا تذکرہ ملے گا۔ شروع میں ہی راسخون اور اہلِ علم کا تذکرہ ملے گا۔

23. سورۃ البقرہ میں ہم نے آدمؑ کی پیدائش کا ذِکر پڑھا تھا یہاں ہم عیسیٰؑ کی پیدائش کا ذِکر پڑھیں گے۔ کیونکہ دونوں کی ولادت عام لوگوں سے فرق تھی۔

24. سورۃ آلِ عمران میں کوئی امر نہیں ہے یعنی احکام نہیں ہیں۔۔ دعاؤں کی کثرت ہے۔

25. دونوں سورتوں کو ملا کر شمس و قمر بھی کہتے ہیں۔ سورۃ البقرہ شمس۔ انداز ذرا گرج والا اور سورۃ آلِ عمران ٹھنڈی ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا فہم کھول دے اور ہمیں غور و فکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(امام نوویؒ نے صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے وہ ایک دن میں 12 کلاسیں لیتے تھے۔ یہ اُن کے ذِکر اذکار اور عبادات کے علاوہ تھیں۔ ہماری جو زندگی رہ گئی ہے اس میں قرآن و حدیثؐ کا علم سیکھیں اور سکھائیں۔ علم کے دوست بنیں۔ زندگی کا کم از کم ایک گھنٹہ علم حاصل کرنے اور پڑھنے میں لگائیں۔ یہ قرآن آپ کا بہترین دوست بن جائے گا۔ تنہائی، غم اور شکوے ختم ہو جائیں گے۔ قران و حدیث کے بعد سب سے بہترین چیز سیرتِ رسولؐ، صحابہ کرامؓ، آئمہ کرامؒ، اسلاف و عالم دین لوگوں کے حالاتِ زندگی پڑھیں اور اُن سے سبق سیکھیں۔ علماء کرامؒ کی زندگی سے مثالیں لیں، غور و فکر کریں۔)